Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The conditions and states of the Descents of Waḥi: A study and analysis of Aḥadīth

نزول وحی کے احوال وکیفیات: احادیث کا مطالعہ وجائزہ

Authors Details

1. **Prof. Dr. Muhammad Humayun Abbas Shams (Corresponding Author)**
   Dean, Faculty of Islamic and Oriental Learning, Government College University, Faisalabad, Pakistan.
   drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

Citation

Shams, Prof. Dr. Muhammad Humayun Abbas." The conditions and states of the Descents of Waḥi : A study and analysis of Aḥadīth."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025): 19–33.

Submission Timeline

Received: May 02, 2025
Revised: Jun 11, 2025
Accepted: Jun 20, 2025
Published Online: Jul 04, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

The conditions and states of the Descents of Waḥi: A study and analysis of Aḥadīth

نزول وحی کے احوال وکیفیات: احادیث کا مطالعہ وجائزہ

☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

Abstract

Waḥi (Divine Revelation) to the noble prophets ﷺ is an accepted reality in Semitic religions, and its not merely a spiritual experience that every human being can undergo. The ability to receive, comprehend, and preserve the divine message is unique to the prophetsﷺ. Consequently, whenever a layman attempts to grasp the reality of revelation through his knowledge and intellect, he errs. The noble Ṣaḥābah (Companions of prophet), eyewitnesses to the modes and states of Waḥi (divine revelation) descending upon the Holy Prophet ﷺ, provide the most authoritative accounts in this regard, and their statements are considered authoritative in scholarly research. The endeavors of the Orientalists to undermine the authenticity of Waḥi (Divine Revelation) through their speculative and dubious researches represent an unscientific and frivolous approach. Conversely, an examination of the narratives surrounding the revelation's descent not only provides a deeper understanding of the revelation's intricacies but also underscores the paramount importance and stature of the Ṣaḥābah (Companions of the Holy Prophetﷺ) within the Islamic tradition. As primary witnesses, these Ṣaḥābah (Companions of the Holy Prophetﷺ) constitute the most credible source for grasping the realities of revelation, being gnostic of the pertinent circumstances.

Keywords: Wahi, Gnostic of the Waḥi, Spiritual Experiences, Orientalist.

تعارف موضوع

انبیاء کرام علیہم السلام پر الٰہی پیغامات کا نزول وحی کہلاتا ہے۔ یہ نزول وحی کیونکہ ایک ایسی کیفیت ہے جس کا کسی دوسرے کو تجربہ نہیں ہوا ہوتا سوائے نبی کے، اس لئے بعض اوقات انسان مابعد الطبیعات حقائق پر عقل کے گھوڑے دوڑانا شروع کرتا ہے اور وہ عقلی نتیجہ اس انسان کے عقل و فہم کے مطابق ہوتا ہے۔ مگر یہ تجربہ پُر کیف ضرور ہوتا ہے کیونکہ کلام اللہ کے نزول کے لطف کی کیفیت کا اندازہ کون کر سکتا ہے، مگر مالک الملک کے کلام کا جلال اور ایک خاص ہیبت اپنی جگہ پر حقیقت ہے۔ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ۔[1] میں اخذ وحی کا شوق اور اس وقت کی دقت، دونوں کا بیان ہے۔ کلام الٰہی کی عظمت وجلالت شان کا اظہار لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ،[2] سے بھی ہو سکتا ہے اور جب یہ نبی آخر الزماں کے قلب انور پر نازل ہوا ہو گا تو اس ثقالت کا ظہور ہوا ہو گا۔ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا۔[3] میں اس ثقالت کا بیان بھی ہے۔ اس "ظہور ثقالت" کو احادیث میں مختلف تعبیرات سے معنون کیا گیا ہے۔

☆ ڈین، فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔

[1] *Al-Qiyāma*, 75:16.
[2] *Al-Ḥashr*, 59:21.
[3] Al-Muzzammil, 73:5.

چند درج ذیل ہیں:

1۔ "یُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ"

صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ۔[4]

"رسول اللہ ﷺ قرآن کریم کے حصول میں مشقت اٹھاتے اور اپنے ہونٹوں کو تیزی سے حرکت دیتے"۔ پھر ابن عباس نے ہونٹوں کو ہلا کر بھی دکھایا۔

2۔ "يَرْجُفُ فُؤَادُهُ"

"فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ"۔[5]

پھر آپ ﷺ اس حال میں گھر تشریف لائے کہ دل اقدس کپکپا رہا تھا۔

یونس اور معمر کی روایت میں (بَوَادِرُهُ) کے الفاظ ہیں۔ یعنی آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان گوشت کپکپا تا تھا۔[6]

3۔ "تَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ"

"إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذَلِكَ، وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ"۔[7]

یعنی اس وقت آپ ﷺ کرب میں آجاتے اور اس سے چہرہ اقدس کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

مسند احمد کی روایت میں "تربد جلدہ" کے الفاظ ہیں۔[8] جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آثار پورے جسم سے ہویدا ہوتے۔

شاید اسی کیفیت کو "خشیت علی نفسی" کے الفاظ سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔[9]

* **کرب**: کاف، راء، اور باء (ک، ر، ب) جس میں شدت، سختی اور قوت کا مفہوم پایا جاتا ہے، جو کبھی رسی کی مضبوط گرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور کبھی شدید غم یا مصیبت کے لیے۔ یعنی یہ لفظ جسمانی مضبوطی اور نفسیاتی شدت دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مَفَاصِلُ مُكْرَبَةٌ: یعنی ایسے جوڑ (جسم کے یا کسی چیز کے) جو مضبوط اور طاقتور ہوں۔

کَرَب دراصل رسی کی ایک مضبوط گرہ کو کہتے ہیں، جو ڈول (پانی نکالنے والا برتن) کی رسی میں لگائی جاتی ہے۔ یہ گرہ ایسی جگہ لگائی جاتی ہے جہاں ڈول کو سہارا دینے والی لکڑی ہوتی ہے، اور وہاں رسی کو مضبوطی سے باندھا جاتا ہے۔[10]

* **تربد**: کسی خاص کیفیت میں چہرے پر خاص آثار کا ظاہر ہونا۔[11]

---

[4] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ* (Beirut: Dār Ṭawq al-Najāḥ, 1422 AH/2001 CE), Ḥadīth no. 5.
[5] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth no. 5.
[6] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth no. 5.
[7] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth no. 4.
[8] Muslim ibn al-Ḥajjāj, Abū al-Ḥasan al-Qushayrī, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-ʿArabī, n.d.), Ḥadīth no. 1690.
[9] Ibn Ḥanbal, Aḥmad ibn Muḥammad, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal* (Beirut: Mu'assasat al-Risāla, 1421 AH/2000 CE), Ḥadīth no. 2131.
[10] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth no. 3.

4۔ "ثقل"

مختلف روایات میں "فثقلت"،[12] "من ثقلها"[13]، جیسے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ نزول وحی کے وقت ایک بوجھ / وزن / بھاری پن کی کیفیت ہوتی تھی۔

* **ثقل، ثقلت:** کا بنیادی مفہوم "بھاری پن" ہے، جو کبھی جسمانی، کبھی معنوی، اور کبھی اخلاقی یا روحانی بوجھ کے لیے آتا ہے۔ وحی کے حوالے سے "قولاً ثقیلا" سے مراد ہے: ایک ایسا کلام جو جسمانی طور پر نزول کے وقت بھاری تھا اور عمل و ذمہ داری کے لحاظ سے بھی بھاری، اہم اور پر معنی ہے۔ "قولِ ثقیل" سے مراد: ایسا کلام جو مضبوط، ٹھوس، پر حکمت، با اثر اور عظیم پیغام رکھتا ہو۔[14]

5۔ "تفیض جبهته عرقا"

سرد موسم میں بھی جب وحی آتی تو اس کی ثقالت کے اثرات کو سیدہ عائشہ نے ان الفاظ سے بیان کیا ہے:

ان کان ینزل علی رسول اللہ ﷺ فی الغداۃ الباردۃ ثم تفیض جبهة عرقا۔[15]

سخت سردی کی صبح وحی نازل ہوتی پھر بھی آپ ﷺ کی پیشانی اقدس پر پسینہ بہنے لگتا۔

صحیح بخاری میں سردی میں وحی کے نزول پر پیشانی اقدس سے پسینہ بہنے کی کیفیت کے لئے ایسے ہی الفاظ نقل کیے گئے ہیں:

وان جبینه لیتفصد عرقا۔[16]

طبرانی نے اس پسینے کے حسن کی کیفیت کو ان الفاظ میں ذکر کیا:

وَعَرِقَ عَرَقًا شَدِيدًا مِثْلَ الْجُمَانِ۔[17]

* **یتفصد:** اللہ تعالی کے خوف یا اللہ تعالی کی یاد کے وقت ایک خاص کیفیت جو جسم پر طاری ہوتی ہے "یتفصد" کہلاتی ہے۔

یَکادُ لِذِکْرِیٰ رَبِّهِ یَتَفَصَّدُ: رب کی یاد سے یوں پگھل رہا ہے جیسے اس کا بدن ٹپکنے لگا ہو (یعنی شدتِ خشیت سے پسینہ یا آنسو بہار ہا ہو)۔[18]

* **الجمان:** چاندی کے بنے ہوئے چمک دار دانے جو موتیوں کی شکل میں تیار کیے جاتے ہیں۔[19]

یہاں نبی رحمت ﷺ کے پسینہ اقدس کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ وہ جسم اطہر پر چاندی کے موتیوں کی طرح تھا۔

6۔ "کَدَوِيِّ النَّحْلِ"

مستدرک کی روایت سے پتا چلتا ہے کہ نزول وحی کے وقت آپ ﷺ کے قریب شہد کی مکھیوں کی آواز جیسی سنائی دیتی۔

---

[11] Ibn Fāris, Abū al-Ḥusayn Aḥmad ibn Fāris ibn Zakariyyā, *Muʿjam Maqāyīs al-Lugha* (Cairo: Sharikat Maktabat wa Maṭbaʿat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1408 AH/1987 CE), 5:174.

[12] Al-Farāhīdī, Khalīl ibn Aḥmad ibn ʿUmar ibn Tamīm, *Kitāb al-ʿAyn* (Beirut: Dār Maktabat al-Hilāl, n.d.), 8:31.

[13] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth no. 4592.

[14] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, Ḥadīth no. 27575.

[15] Ibn Manẓūr al-Ifrīqī, Muḥammad ibn Mukarram ibn ʿAlī, *Lisān al-ʿArab* (Beirut: Dār Ṣādir, 1415 AH/1994 CE), 11:307.

[16] Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth no. 2333.

[17] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth no. 2.

[18] Al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad, *Al-Muʿjam al-Kabīr* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, n.d.), Ḥadīth no. 4889.

[19] Al-Farāhīdī, *Kitāb al-ʿAyn*, 8:315.

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَهُ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ ۔[20]

اسی طرح سر اقدس آسمان کی طرف اٹھانے "وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ"۔[21] اور "يَأْخُذُهُ شِبْهُ السُّبَاتِ"،[22] اونگھ جیسی کیفیت۔ کا ذکر بھی روایات میں آیا ہے۔

* **سبت**: زمانہ، وقت، آرام۔[23]

ایک صحابی کا بیان ان الفاظ میں ذکر ہوا:

إِذْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَغِطُّ لِذَلِكَ۔[24]

ایک اور روایت میں اس طرح مذکور ہے:

وكان رسول الله ﷺ اذا نزل عليه الوحی يغط فی رأسه ويتربد وجهه ويجد بردا فی ثناياه و يعرق حتى يتحد منه مثل الجمان۔[25]

* **غطّ**: دبانا، بھینچنا، پانی میں غوطہ دینا، زور سے سانس یا آواز نکالنا (نیند یا گلا دبنے میں)، اونٹ کی گرج دار آواز نکالنا۔[26]

اسی طرح صحیح مسلم میں "اَلْبُرَحَاء" کا لفظ آیا ہے۔[27] علامہ عینی نے اس کا معنی ھو شدۃ الکرب، و شدۃ الحمی ایضاً۔[28]

مگر وحی کی تمام شکلوں کی شدت ایک جیسی نہ ہوتی تھی۔ صحیح بخاری کے الفاظ اَحيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ اَشَدُّ عَلَيَّ کہ میرے پاس کبھی وحی گھنٹی کی جھنکار کی مثل آتی ہے اور یہ صورت سب سے زیادہ شدت پر مبنی ہوتی ہے۔[29]

علامہ عینی نے اس حدیث کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے:

تبين لنا من هذا الحديث ان الوحی كان يأتيه على صفتين اولاهما اشد من الاخری۔ وذالك لانه كان يرد فيها من الطباع البشرية الى الاوضاع الملكية فيوحى اليه كما يوحى إلى الملائكة۔ والاخرى يرد فيها الملك الى شكل البشر وشاكلته، وكانت هذه أيسر۔[30]

---

[20] Ibn Manẓūr, *Lisān al-ʻArab*, 3:206.
[21] Al-Ḥākim, Muḥammad ibn ʻAbd Allāh, *Al-Mustadrak ʻalā al-Ṣaḥīḥayn* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1411 AH/1990 CE), Ḥadīth no. 3479.
[22] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʻĪsā, Abū ʻĪsā, *Jāmiʻ al-Tirmidhī* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1419 AH/1998 CE), Ḥadīth no. 3141.
[23] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, Ḥadīth no. 24720.
[24] Al-Jawharī, Abū Naṣr Ismāʻīl ibn Ḥammād, *Al-Ṣiḥāḥ Tāj al-Lugha wa Ṣiḥāḥ al-ʻArabiyya* (Beirut: Dār al-ʻIlm li-al-Malāyīn, 1407 AH/1986 CE), 1:250.
[25] Al-Nasāʼī, Aḥmad ibn Shuʻayb, *Sunan al-Nasāʼī* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, n.d.), Ḥadīth no. 2669.
[26] Ibn Saʻd, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Saʻd al-Baṣrī al-Baghdādī, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā* (Beirut: Dār Ṣādir, n.d.), 8:279.
[27] Ibn Manẓūr, *Lisān al-ʻArab*, 7:362.
[28] Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth no. 2770.
[29] Al-ʻAynī, Badr al-Dīn Maḥmūd ibn Aḥmad, *ʻUmdat al-Qārī* (Beirut: Dār Iḥyāʼ al-Turāth al-ʻArabī, n.d.), 1:43.
[30] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth no. 2.

اس حدیث سے یہ روشنی اور رہنمائی ملتی ہے کہ وحی، دو صورتوں میں نازل ہوتی تھی، ایک صورت دوسری سے شدید ترین تھی۔ وہ اس لیے کہ ایک صورت میں آپ کو بشری تقاضوں سے ملکی اطوار کی طرف منتقل ہونا پڑتا تھا۔ اور آپ پر اسی طرح وحی کی جاتی تھی جیسے ملائکہ پر کی جاتی ہے ۔ دوسری صورت میں فرشتہ خود انسانی شکل وشباہت میں آتا تھا، اور یہ آسان ترین صورت تھی۔

نزول وحی کی کیفیات، شدت اور صورتیں سیرت النبی ﷺ کا حسین باب ہے۔ اس لئے ابن سعد نے طبقات الکبریٰ کی پہلی جلد میں "ذکر شدۃ نزول الوحی علی النبی ﷺ" کے عنوان سے روایات جمع کیں۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ نزول وحی کی کیفیات کوئی عام بات نہیں بلکہ ان کا شمار دلائل النبوۃ میں ہوتا ہے۔ اسی لئے کتب دلائل میں ان واقعات کو نقل کیا گیا ہے۔

صحابہ کرام نزول وحی کے عینی شاہد ہیں۔ وہ ان کیفیات کو نہ صرف بیان کرتے ہیں بلکہ یہ اس حوالہ سے ان کے دل میں جو خیالات تھے اس کا اظہار بھی کرتے۔ اس طرح کے منقول اقوال پر نظر ڈالیں تو دلچسپ مشاہدات / طرزِ عمل / تجسس سامنے آتے ہیں۔ حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھ ہی لیا، یا رسول اللہ ﷺ کیف یأتیك الوحی۔[31] یا رسول اللہ ﷺ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے،

ایک صحابی کو یہ اشتیاق تھا کہ وہ یہ مشاہدہ کرتے کہ وحی کا نزول کیسے ہوتا ہے، حضرت یعلی بن امیہ کا یہ جملہ صحیح بخاری میں نقل ہوا: "لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ"[32] کاش میں رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھتا جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہوتی۔

ابو اروی الدوسی اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ: رأیت الوحی ینزل علی النبی۔[33]

اگر کسی صحابی کے گھر وحی نازل ہوتی تو اس کو وہ دوسروں سے بیان کرتے ظاہر ہے کہ اس بیان کا مقصد اپنے اس فخر کا بیان ہے۔ ابن بسر سلمی روایت کرتے ہیں:

> دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعْنَا تَحْتَهُ قَطِيفَةً لَنَا صَبَبْنَاهَا لَهُ صَبًّا فَجَلَسَ عَلَيْهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فِي بَيْتِنَا، وَقَدَّمْنَا لَهُ زُبْدًا وَتَمْرًا ، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ ﷺ۔[34]
>
> رسول اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کے لئے قطیفہ (موٹا کپڑا) خاص طور پر آپ کے لئے بچھایا آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر اللہ تعالی نے ہمارے گھر میں آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں مکھن اور کھجور پیش کی، آپ ﷺ کو مکھن پسند تھا۔

صحابی نے "فانزل اللہ عزوجل علیہ الوحی فی بیتنا" کے الفاظ اس لئے ارشاد فرمائے کہ صحابہ نزول وحی کی کیفیت کے "عارف" تھے۔ ابن عباس ایسی کیفیت کے "وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ" کی تعبیر اختیار کرتے ہیں۔[35] عبد اللہ بن مسعود کی روایت میں "فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ"۔[36]

---

[31] Al-ʻAynī, *ʻUmdat al-Qārī*, 1:44.
[32] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth no. 2.
[33] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth no. 4985.
[34] Ibn Saʻd, *Aṭ-Ṭabaqāt al-Kubrā*, 1:155.
[35] Ibn Māja, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī, *Sunan Ibn Māja* (Cairo: Dār Iḥyāʼ al-Kutub al-ʻArabiyya, n.d.), Ḥadīth no. 3334.
[36] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, Ḥadīth no. 4929.

عبادہ بن صامت فرماتے ہیں: كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ عُرِفَ ذَلِكَ۔[37] کیونکہ وہ اس حالت کے عارف تھے اس لئے وہ اس وقت خاص کا اہتمام بھی کرتے۔ حضرت عمر کے بارے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے: فلما انزل عليه، خمره بالثوب۔[38] جب آپ پر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمر نے آپ کو کپڑے سے چھپادیا۔

حضرت خولہ کے واقعہ میں سیدہ عائشہ کا یہ طرز عمل منقول ہے۔ فنزل الوحی وقد قامت عائشة تغسل شق رأسه الاخر، فاومأت اليها عائشة ان اسكتی، پھر وحی نازل ہوئی اور حضرت عائشہ سر کے دوسری جانب کو دھو رہی تھیں تو انہوں نے (عورت کو) خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔[39]

عبادہ بن صامت کی روایت میں جانبین کا اسلوب ملاحظہ فرمائیں:

إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، أَعْرَضَ عَنَّا، وَأَعْرَضْنَا عَنْهُ۔[40]

عام حالات میں بھی صحابہ نظر بھر کر چہرہ انور کی طرف نہ دیکھ سکتے۔ اس کیفیت میں چہرہ اقدس کے انوار کا عالم ہی کچھ اور ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا أُوحِيَ إِلَيْهِ لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدٌ مِنَّا يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَيْهِ، حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ۔[41]

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی ہم میں کسی کو بھی نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی یہاں تک کہ وہ منقطع ہو جاتی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ بھی ذکر کیا کہ سب سے زیادہ وحی وصال کے قریب آئی اور یوم وصال پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان مذکور ہے:

أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم۔[42]

جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس دن وحی سب سے زیادہ نازل ہوئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیفیت وحی کے ختم ہونے کے بعد جو پیغام ربی آیا اس کو محفوظ بھی کیا اور امت کے لئے بیان بھی۔ اگرچہ مقصود تو پیغام ربی کا ارسال تھا مگر یہ لمحات اس قدر کیف آور اور روحانی واردات سے بھرپور ہوتے کہ صحابہ پورا واقعہ بیان کرنے میں لطف محسوس کرتے۔ یہاں اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ وحی متلو ہی نہیں غیر متلو بھی نازل ہوتی تو اس کی کیفیات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیلات ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی نے ''وحی حدیث''[43] میں بیان کی ہیں۔ دونوں صورتوں کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیں:

1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (سورة البقرة آية 284)، قَالَ: فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكَبِ، فَقَالُوا: أَيْ رَسُولَ اللهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ، الصَّلَاةُ، وَالصِّيَامُ، وَالْجِهَادُ،

---

[37] Al-Tirmidhī, *Jāmi‘ al-Tirmidhī*, Ḥadīth no. 3141.
[38] Al-Ṭayālisī, Abū Dāwūd Sulaymān ibn Dāwūd, *Musnad Abī Dāwūd al-Ṭayālisī* (Beirut: Dār al-Ma‘rifa, n.d.), Ḥadīth no. 585.
[39] Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth no. 1180.
[40] Al-Ṭabarī, Abū Ja‘far Muḥammad ibn Jarīr ibn Yazīd, *Jāmi‘ al-Bayān ‘an Ta’wīl Āy al-Qur’ān*, ed. Dr. ‘Abd Allāh ibn ‘Abd al-Muḥsin al-Turkī (Cairo: Dār Hijr li-al-Ṭibā‘a wa al-Nashr wa al-Tawzī‘ wa al-I‘lān, 1422 AH/2001 CE), 22:446.
[41] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, Ḥadīth no. 22780.
[42] Al-Ḥākim, *Al-Mustadrak ‘alā al-Ṣaḥīḥayn*, Ḥadīth no. 2880.
[43] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, Ḥadīth no. 13479.

وَالصَّدَقَةُ، وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هَذِهِ الآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ: سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا، بَلْ قُولُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ فِي إِثْرِهَا آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ سورة البقرة آية 285، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ، نَسَخَهَا اللهُ تَعَالَى، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا سورة البقرة آية 286، قَالَ: نَعَمْ، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا سورة البقرة آية 286، قَالَ: نَعَمْ، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ، سورة البقرة آية 286، قَالَ: نَعَمْ، وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (سورة البقرة آية 286)، قَالَ: نَعَمْ"۔[44]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

لله مافی السماوات وَمَافِي الأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَافِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ اللهُ عَلَى كل شيء قدير۔

تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر بہت شاق گزری۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ پھر انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! ہمیں ایسے اعمال کا مکلف کیا گیا ہے جن کی ہم طاقت رکھتے ہیں، جیسے نماز، روزہ، جہاد اور صدقہ۔ لیکن آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم بھی وہی کہنا چاہتے ہو جو تم سے پہلے دو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) نے کہا تھا: 'ہم نے سنا اور نافرمانی کی؟ بلکہ تم کہو: 'ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب! تیری ہی بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔"

2) عن ابن عباس، قال: لما نزلت هذه الآية: (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) قال سعد بن عبادة: لهكذا أنزلت يا رسول الله ﷺ لو أتيتُ لَكَاعِ قد تفخذها رجل لم يكن لي أن أهيجه ولا أحرّكه حتى آتي بأربعة شهداء، فوالله ما كنت لآتيَ بأربعة شهداء حتى يفرغ من حاجته، فقال رسول الله ﷺ: يا مَعْشَرَ الأَنْصَار أما تَسْمَعونَ إلى ما يَقُول سَيِّدُكُمْ قالوا: لا تلمه فإنه رجل غَيُور، ما تزوّج فينا قطّ إلا عذراء ولا طلق امرأة له فاجترأ رجل منا أن يتزوّجها؛ قال سعد: يا رسول الله، بأبي وأمي، والله إني لأعرف أنها من الله، وأنها حقّ، ولكن عجبت لو وجدت لَكَاعِ، قد تفخذها رجل لم يكن لي أن أهيجه ولا أحركه حتى آتي بأربعة شهداء، والله لا آتي بأربعة شهداء حتى يفرغ من حاجته، فوالله ما لبثوا إلا يسيرا حتى جاء هلال بن أمية من حديقة له فرأى بعينيه، وسمع بأذنيه، فأمسك حتى أصبح، فلما أصبح غدا على رسول الله ﷺ، وهو جالس مع أصحابه، فقال: يا رسول الله إني جئت أهلي عشاء، فوجدت رجلا مع أهلي، رأيت بعيني وسمعت بأذني، فكره رسول الله ﷺ ما أتاه به وثقل عليه جدا، حتى عُرف ذلك في وجهه، فقال هلال: والله يا رسول الله إني لأرى الكراهة في وجهك مما أتيتك به، والله يعلم أني صادق، وما قلت إلا حقا، فإني لأرجو أن يجعل الله فرجا، قال: واجتمعت الأنصار، فقالوا: ابتلينا بما قال سعد، أيجلد هلال بن أميَّة، وتبطل شهادته في المسلمين فهمّ رسول الله ﷺ بضربه، فإنه لكذلك يريد أن يأمر بضربه، ورسول الله

[44] Anonymous, *Unknown Title* (New Delhi: Islamic Book Foundation, 1425 AH/2004 CE).

ﷺ جالس مع أصحابه، إذ نزل عليه الوحى، فأمسك أصحابه عن كلامه حين عرفوا أن الوحى قد نزل حتى فرغ، فأنزل الله: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلا أَنْفُسُهُمْ﴾ إلى: ﴿أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ فقال رسول الله ﷺ: أَبْشِرْ يا هِلالُ، فإنَّ الله قدْ جَعَلَ فَرَجا فقال: قد كنت أرجو ذلك من الله، فقال رسول الله ﷺ: أَرْسِلُوا إِلَيْهَا! فجاءت، فلما اجتمعا عند رسول الله ﷺ قيل لها، فكذّبت، فقال رسول الله ﷺ: إنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُما كاذب، فَهَلْ مِنْكُما تائب فقال هلال: يا رسول الله، بأبي وأمي لقد صدقتُ، وما قلت إلا حقا، فقال رسول الله ﷺ: لاعِنُوا بَيْنَهُما! قيل لهلال: يا هلال اشهد، فشهد أربع شهادات بالله إنه لمن الصادقين، فقيل له عند الخامسة: يا هلال اتق الله، فإن عذاب الله أشدّ من عذاب الناس، إنها الموجبة التى توجب عليك العذاب فقال هلال: والله لا يعذّبنى الله عليها، كما لم يجلدنى عليها رسول الله ﷺ، فشهد الخامسة: ﴿أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ﴾ ثم قيل لها: اشهدى، فشهدت أربع شهادات بالله إنه لمن الكاذبين، فقيل لها عند الخامسة: اتقى الله، فإن عذاب الله أشدّ من عذاب الناس، وإن هذه الموجبة التى توجب عليك العذاب، فتلكأت ساعة، ثم قالت: والله لا أفضح قومى، فشهدت الخامسة: ﴿أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ ففرّق بينهما رسول الله ﷺ، وقضى أن الولد لها، ولا يُدعى لأب، ولا يُرمى ولدها.[45]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسّی کوڑے مارو، اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو، اور یہی لوگ فاسق ہیں۔" حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! کیا یہ ایسے ہی نازل ہوئی ہے؟ اگر میں اپنی بیوی لکاع کو دیکھوں کہ کسی مرد نے اس سے قربت اختیار کی ہے، تو میرے لیے یہ جائز نہیں کہ میں اسے ہاتھ لگاؤں یا اسے کچھ کہوں جب تک کہ چار گواہ نہ لے آؤں؟ اللہ کی قسم! میں چار گواہ نہیں لا سکوں گا جب تک کہ وہ اپنی ضرورت پوری کر چکا ہو گا!" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے انصار کے گروہ! کیا تم اپنے سردار کی بات نہیں سنتے؟" انہوں نے عرض کیا: "اسے ملامت نہ کیجیے، کیونکہ وہ ایک بہت غیرت مند شخص ہیں۔ انہوں نے ہم میں کبھی کنواری کے سوا کسی سے شادی نہیں کی، اور نہ ہی کبھی اپنی کسی بیوی کو طلاق دی، اور نہ ہی ہم میں سے کسی شخص نے اتنی جرات کی کہ اس (مطلقہ) سے شادی کرے۔" حضرت سعد نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ یہ (حکم) اللہ کی طرف سے ہے اور حق ہے، لیکن مجھے اس پر تعجب ہوا کہ اگر میں اپنی بیوی لکاع کو کسی مرد کے ساتھ (قربت کرتے ہوئے) پاؤں تو مجھے اسے ہاتھ لگانے یا کچھ کہنے کی اجازت نہیں، جب تک کہ میں چار گواہ نہ لے آؤں؟ اللہ کی قسم! میں چار گواہ نہیں لا سکوں گا جب تک وہ اپنی ضرورت پوری کر چکا ہو گا!" اللہ کی قسم! صحابہ کرام نے تھوڑی ہی دیر گزاری تھی کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ اپنے باغ سے آئے، اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا کہ کسی مرد نے ان کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ انہوں نے صبح تک انتظار کیا، جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں رات کو اپنی بیوی کے پاس آیا تو میں نے ایک آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ پایا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا۔" رسول اللہ ﷺ کو یہ بات جو وہ لے کر آئے، ناگوار گزری اور آپ پر بہت بھاری گزری، یہاں تک کہ یہ آپ کے چہرے مبارک سے ظاہر ہو گیا۔ ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! میں آپ

[45] Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth no. 125.

کے چہرے پر اس بات کی ناگواری دیکھ رہا ہوں جو میں آپ کے پاس لایا ہوں۔ اللہ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں اور میں نے حق کے سوا کچھ نہیں کہا۔ اور میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ کوئی آسانی پیدا فرمائے گا۔"

راوی نے کہا: انصار جمع ہو گئے اور کہنے لگے: "ہم اس مشکل میں مبتلا ہو گئے ہیں جو سعد نے کہی تھی۔ کیا ہلال بن امیہ کو کوڑے مارے جائیں گے اور مسلمانوں میں ان کی گواہی باطل ہو جائے گی؟" رسول اللہ ﷺ نے انہیں کوڑے مارنے کا ارادہ فرمایا، اور آپ اسی طرح کچھ دیر بیٹھے رہے اپنے صحابہ کے ساتھ، جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ ﷺ کے صحابہ وحی کی آمد کا احساس ہوتے ہی گفتگو سے رک گئے، یہاں تک کہ وحی کا نزول مکمل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ) إِلَى: (أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہلال! خوش ہو جاؤ، اللہ نے آسانی پیدا کر دی ہے۔" ہلال نے کہا: "میں اللہ سے یہی امید کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الخ

3) أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمْلَى عَلَيْهِ: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ، وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ سورة النساء آية 95"۔[46]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بول کر لکھایا، لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ ۔(النساء:۹۵) کہ اسی دوران ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں جہاد کی استطاعت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا اور وہ ایک اندھے شخص تھے۔ تو اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر آیت کا یہ حصہ (غير أولی الضرر) نازل فرمایا، اس آیت کے اترتے وقت آپ کی ران میری ران پر چڑھی ہوئی تھی اور (نبی اکرم ﷺ پر وحی کے نزول کے سبب) ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میری ران چور چور ہو جائے گی، پھر وحی موقوف ہو گئی (تو وحی کا دباؤ و بوجھ بھی ختم ہو گیا)۔

4) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْلَى عَلَيْهِ، لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ، قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمْلِيهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ سورة النساء آية 95". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ هَذَا، وَرَوَى مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ رِوَايَةُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِينَ، رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَمَرْوَانُ لم يسمع من النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ۔[47]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھا تو میں بھی آگے بڑھ کر ان کے پہلو میں جا بیٹھا انہوں نے ہمیں بتایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں املا کرایا (لا يستوی القاعدون من المؤمنين)،

[46] Al-Ṭabarī, *Jāmi‘ al-Bayān ‘an Ta’wīl Āy al-Qur’ān*, 19:111–112.
[47] Al-Nasā’ī, *Sunan al-Nasā’ī*, Ḥadīth no. 3102.

(والمجاهدون في سبيل الله) "گھروں میں بیٹھ رہنے والے مسلمان، اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے دونوں برابر نہیں ہوسکتے" اسی دوران ابن ام مکتوم آپ ﷺ کے پاس آپہنچے اور آپ اس آیت کا ہمیں املا کرا رہے تھے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! قسم اللہ کی، اگر میں جہاد کی طاقت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا، وہ نابینا شخص تھے، اس پر اللہ تعالی نے اپنے رسول پر آیت (غير أولي الضرر) نازل فرمائی اور جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت آپ کی ران (قریب بیٹھے ہونے کی وجہ سے) میری ران پر تھی، وہ (نزول وحی کے دباؤ سے) بوجھل ہوگئی، لگتا تھا کہ میری ران ٹوٹ جائے گی۔ پھر (جب نزول وحی کی کیفیت ختم ہوگئی) تو آپ کی پریشانی دور ہوگئی۔

5) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رُمِيتُ بِمَا رُمِيتُ بِهِ وَأَنَا غَافِلَةٌ، فَبَلَغَنِي بَعْدَ ذَلِكَ رَضْخٌ مِنْ ذَلِكَ، فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدِي، إِذْ أُوحِيَ إِلَيْهِ، وَكَانَ إِذَا أُوحِيَ إِلَيْهِ، يَأْخُذُهُ شِبْهُ السُّبَاتِ، فَبَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدِي إِذْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَهُوَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ، فَقَالَ: أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ: بِحَمْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا بِحَمْدِكَ، فَقَرَأَ: الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ حَتَّى بَلَغَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ، سورۃ النور آیۃ 4–26۔[48]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب مجھ پر تہمت لگائی گئی تو میں اس سے ناواقف تھی، کچھ عرصے بعد مجھے اس کے متعلق پتہ چلا، ایک دن نبی ﷺ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان پر وحی نازل ہونے لگی، نزول وحی کے موقع پر نبی ﷺ پر اونگھ جیسی کیفیت طاری ہو جایا کرتی تھی، بہرکیف! نزول وحی کے بعد نبی ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے اور فرمایا عائشہ! خوشخبری قبول کرو، میں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے، آپ کا نہیں، پھر آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ حتى بَلَغَ مُبرؤُونَ مَا يَقُولُونَ۔

6) سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَذَكَرُوا أَنَّهُمْ نَزَلُوا دَهَاسًا مِنَ الْأَرْضِ يَعْنِي الدَّهَاسَ: الرَّمْلَ، فَقَالَ: مَنْ يَكْلَؤُنَا فَقَالَ بِلَالٌ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَنْ تَنَمْ. قَالَ: فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَاسْتَيْقَظَ نَاسٌ، مِنْهُمْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فِيهِمْ عُمَرُ، قَالَ: فَقُلْنَا: اهْضِبُوا يَعْنِي: تَكَلَّمُوا، قَالَ: فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ، قَالَ: فَفَعَلْنَا، قَالَ: وَقَالَ: كَذَلِكَ فَافْعَلُوا، لِمَنْ نَامَ أَوْ نَسِيَ، قَالَ: وَضَلَّتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطَلَبْتُهَا، فَوَجَدْتُ حَبْلَهَا قَدْ تَعَلَّقَ بِشَجَرَةٍ، فَجِئْتُ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَكِبَ مَسْرُورًا. (حديث موقوف) (حديث مرفوع) وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ، وَعَرَفْنَا ذَلِكَ فِيهِ، قَالَ: فَتَنَحَّى مُنْتَبِذًا خَلْفَنَا، قَالَ: فَجَعَلَ يُغَطِّي رَأْسَهُ بِثَوْبِهِ وَيَشْتَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ، حَتَّى عَرَفْنَا أَنَّهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَتَانَا، فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ: إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔[49]

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ حدیبیہ سے رات کو واپس آرہے تھے، ہم نے ایک نرم زمین میں پڑاؤ کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: "ہماری خبر گیری کون کرے گا؟ (فجر کے لئے کون جگائے گا؟" حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر تم بھی سو گئے تو؟" انہوں نے عرض کیا: نہیں سوؤں گا، اتفاق سے ان کی بھی آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور فلاں فلاں صاحب بیدار ہوگئے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے سب کو اٹھایا، نبی ﷺ بھی بیدار ہوگئے اور فرمایا: "اسی طرح کرو جیسے کرتے تھے (نماز حسب معمول پڑھ لو) جب لوگ ایسا کر چکے تو فرمایا کہ "اگر تم میں سے کوئی شخص سو جائے یا بھول جائے تو ایسے ہی کیا کرو۔" اسی دوران نبی ﷺ کی اونٹنی گم ہوگئی، نبی ﷺ نے اسے تلاش کروایا تو وہ مجھے اس حال میں مل گئی کہ اس کی رسی ایک درخت سے الجھ گئی تھی، میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ اس پر خوش وخرم سوار ہوگئے، اور نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو اس کی کیفیت نبی ﷺ پر بڑی

[48] Al-Tirmidhī, *Jāmiʿ al-Tirmidhī*, Ḥadīth no. 3033.
[49] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, Ḥadīth no. 24720.

شدید ہوتی تھی، اور ہم وہ کیفیت دیکھ کر پہچان لیتے تھے، چنانچہ اس موقع پر نبی ﷺ ایک طرف کو ہو گئے اور اپنا سر مبارک کپڑے سے ڈھانپ لیا، اور نبی ﷺ پر سختی کی کیفیت طاری ہوئی جس سے ہم پہچان گئے کہ ان پر وحی نازل ہو رہی ہے، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ ہمارے پاس آئے تو ہمیں بتایا کہ ان پر سورہ فتح نازل ہوئی ہے۔

7) عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ سَأَلْتُمُوهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ، فَقَالُوا لَهُ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ، ثُمَّ قَالَ: الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا سورۃ الإسراء آیۃ 85 "۔[50]

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا۔ آپ (کبھی کبھی کھجور کی ایک ٹہنی کا سہارا لے لیا کرتے تھے، پھر آپ کچھ یہودیوں کے پاس سے گزرے تو ان میں سے بعض نے (چہ میگوئی کی کہا: کاش ان سے کچھ پوچھتے، بعض نے کہا: ان سے کچھ نہ پوچھو، کیونکہ وہ تمہیں ایسا جواب دیں گے جو تمہیں پسند نہ آئے گا (مگر وہ نہ مانے) کہا: ابو القاسم! ہمیں روح کے بارے میں بتایئے ،(یہ سوال سن کر) آپ کچھ دیر (خاموش) کھڑے رہے، پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، تو میں نے سمجھ لیا کہ آپ پر وحی آنے والی ہے، چنانچہ وحی آ ہی گئی، پھر آپ نے فرمایا: (الروح من أمر ربي وما أوتيتم من العلم الا قليلا) روح میرے رب کے حکم سے ہے، تمہیں بہت تھوڑا علم حاصل ہے"۔

8) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ، وَذَكَرَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ: وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ: أَشَاهِدٌ السَّائِلُ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَثَلَطَتْ، ثُمَّ بَالَتْ، ثُمَّ رَتَعَتْ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ إِنْ أَعْطَى مِنْهُ الْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ، وَإِنَّ الَّذِي يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔[51]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے، ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھے، آپ نے فرمایا: "اپنے بعد میں تمہارے متعلق دنیا کی رونق و شادابی جس کی تمہارے اوپر بہتات کر دی جائے گی سے ڈر رہا ہوں"، پھر آپ نے دنیا اور اس کی زینت کا ذکر کیا۔ تو ایک شخص کہنے لگا: کیا خیر شر لے کر آئے گا؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ تو اس سے کہا گیا: تیرا کیا معاملہ ہے کہ تو رسول اللہ ﷺ سے بات کرتا ہے، اور وہ تجھ سے بات نہیں کرتے؟ اس وقت ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی اتاری جا رہی تھی۔ پھر وحی موقوف ہوئی تو آپ پسینہ پونچھنے لگے، اور فرمایا: "کیا پوچھنے والا موجود ہے؟ بیشک خیر شر نہیں لاتا ہے، مگر خیر اس سبزہ کی طرح ہے جسے موسم ربیع (بہار) اگاتا ہے، (جانور کو بد ہضمی سے) مار ڈالتا ہے، یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے مگر اس گھاس کو کھانے والے کو (نقصان نہیں پہنچاتا) جو کھائے یہاں تک کہ جب اس کی دونوں کوکھیں بھر جائیں تو وہ دھوپ میں جا کر سورج کا سامنا کرے، اور پائخانہ پیشاب کرے، پھر (جب بھوک محسوس کرے تو) پھر چرے (اس طرح) یقیناً یہ مال بھی ایک سر سبز و شیریں چیز ہے۔ وہ مسلمان کا کیا ہی بہترین ساتھی ہے اگر وہ اس سے یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو

50 Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, Ḥadīth no. 4421.
51 Al-Tirmidhī, *Jāmiʿ al-Tirmidhī*, Ḥadīth no. 3141.

دے، اور جو شخص ناحق مال حاصل کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا، اور یہ قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ ہوگا"

9) عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، أَثَّرَ عَلَيْهِ كَرَبَ لِذٰلِكَ، وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ وَرَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ"۔[52]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر نزول وحی کے وقت شدت کی کیفیت ہوتی تھی اور روئے انور کا رنگ بدل جاتا تھا ایک دن وحی نازل ہوئی اور وہ کیفیت دور ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کرلو مجھ سے یہ بات حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

ان لغوی تشریحات، صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرز عمل اور نزول وحی کے بعد انسانی فلاح اور محبت انسانی پر مبنی تعلیمات کا ظہور ان لوگوں کی غفلت پسندی پر کاری ضرب ہے جو "محقق" کے روپ میں "مشکک" ثابت ہوتے ہیں۔ مستشرقین نے وحی کے بارے میں جو تلبیساتی جملے کہے، کیا مندرجہ بالا روایات کے معروضی مطالعہ کے بعد ان کی کوئی عقلی توجیہ ہو سکتی ہے؟ چند "مشککین" کے "اقوالِ وسوسہ" ملاحظہ ہوں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ اہل مغرب کی معروضی تحقیق کا معیار کیا ہے:

Winn نے لکھا:

> He fabricated revelations to suit his political and sexual disease.[53]

Burleigh نے لکھا:

> Revelation came just in time to justify his marriage, Wealth acquisition, and treatment of enemies.[54]

Stephen J. Shoemaker نے لکھا:

> Christian and Jewish sources of the 7th century often saw Muhammad's revelations less as divine Messages and more as political or military proclamations.[55]

کیا یہ مغربی تحقیقات غیر جانبدار، دلائل وشواہد کی بنیاد پر اور قابل اعتماد کہلانے کے لائق ہیں؟

---

[52] Al-Nasāʾī, *Sunan al-Nasāʾī*, Ḥadīth no. 2582.

[53] Winn, Craig, *Prophet of Doom: Islam's Terrorist Dogma in Muhammad's Own Words* (Crusader Publications, 2004), 118.

[54] Burleigh, F. W., *It's All About Muhammad: A Biography of the World's Most Notorious Prophet*, 1st ed. (San Diego, CA: Zenga Books, 2014), 36.

[55] Shoemaker, Stephen J., *A Prophet Has Appeared: The Rise of Islam Through Christian and Jewish Eyes* (University of California Press, 2021), 42.

نتیجۃ البحث

1) صحابہ کرام ؓ نزول وحی کی کیفیت کے عینی شاہد ہیں۔ وہ اس کیفیت کو دیکھنے کا اشتیاق رکھتے تھے۔ جب وحی نازل ہوتی تو وہ پہچان لیتے تھے۔ وہ عارفان وحی الٰہی تھے۔ اسی لئے وحی کی حقیقت اور اس پر عمل کے لیے اصحاب رسول ﷺ کی حیات کا مطالعہ لازمی ہے۔

2) جسم اطہر پر نزول وحی کی شدت سے مختلف کیفیات کا ظہور ہوتا۔ جسم اقدس کا ثقیل ہونا، پیشانی مبارک پر چمک دار پسینہ کا قطرات کا ظاہر ہونا، کیف وسرور کی حالت کا طاری ہونا، یہ سب احوال صحابہ کرام ؓ سے مخفی نہ تھے۔

3) نزول وحی کا تعلق دلائل النبوۃ سے بھی ہے۔

4) وحی کے حوالے سے مستشرقین کی تحقیقات اسلام دشمنی، تحقیقی رویوں کی کمیابی، اس موضوع پر مطالعہ کی کمی پر دلالت کرتی ہے۔ وہ اعترافِ کمال کی بجائے نقص تلاش کرنے کے عادی ہیں۔ وحی اگر مرگی کا دورہ تھی اور چند مقاصد کے حصول کے لئے ہی گڑھی گئی تو آج تک مستشرقین قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ پر تحقیقات کرکے اپنا وقت کیوں ضائع کر رہے ہیں؟ یہ طرز عمل ظاہر کر رہا ہے کہ ان کے باطن کے خیالات اور ظاہر کے الفاظ میں مطابقت نہیں ہے۔

تجاویز وسفارشات

1. **احادیث کے مناہج تحقیق پر مزید کام کیا جائے:** نزولِ وحی کے بارے میں وارد تمام احادیث کو جمع کرکے ان کی اسانید اور متون کا تقابلی جائزہ لیا جائے تاکہ ایک جامع ومستند تصویر سامنے آسکے۔
2. **سیرتِ نبوی ﷺ کے مطالعے کو نصاب میں شامل کیا جائے:** وحی کے نزول اور اس کے اثرات کے بارے میں صحابہ کرامؓ کی شہادتیں اور مشاہدات سیرت کی کتب کے ساتھ تعلیمی نصاب میں شامل کیے جائیں تاکہ طلبہ کو مستند آگاہی حاصل ہو۔
3. **مستشرقین کے اعتراضات کا علمی رد پیش کیا جائے:** مستشرقین کی تحریروں پر تحقیقی انداز میں نقد و نظر کیا جائے، اور اسلامی اصولِ تحقیق کی روشنی میں ان کے اعتراضات کا مدلل جواب مرتب کیا جائے۔
4. **نزولِ وحی کے دلائل النبوۃ سے تعلق کو واضح کیا جائے:** اس پہلو پر الگ تحقیقی مقالات اور کتب لکھی جائیں تاکہ وحی کے حقائق اور نبوت کی صداقت پر روشنی ڈالی جاسکے۔
5. **عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق جدید تحقیقی اسلوب اختیار کیا جائے:** وحی اور سیرت النبی ﷺ پر ہونے والی تحقیقات کو معاصر علمی و تحقیقی زبان میں پیش کیا جائے تاکہ نئی نسل اور بین الاقوامی علمی دنیا تک یہ پیغام زیادہ مؤثر انداز میں پہنچ سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Ibn Fāris, Abū al-Ḥusayn Aḥmad ibn Fāris ibn Zakariyyā. *Mu'jam Maqāyīs al-Lugha*. Vol. 5. Cairo: Sharikat Maktabat wa Maṭba'at Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1408 AH/1987.
* Al-Farāhīdī, Khalīl ibn Aḥmad ibn 'Umar ibn Tamīm. *Kitāb al-'Ayn*. Vol. 8. Beirut: Dār Maktabat al-Hilāl, n.d.
* Aṭ-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad. *Al-Mu'jam al-Kabīr*. Beirut: Dār Iḥyā' at-Turāth al-'Arabī, n.d.
* Al-Ḥākim, Muḥammad ibn 'Abd Allāh. *Al-Mustadrak 'alā aṣ-Ṣaḥīḥayn*. Vol. 2. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 1411 AH/1990.

* Al-Jawharī, Abū Naṣr Ismā‘īl ibn Ḥammād. *Aṣ-Ṣiḥāḥ Tāj al-Lugha wa Ṣiḥāḥ al-‘Arabiyya*. Vol. 1. Beirut: Dār al-‘Ilm lil-Malāyīn, 1407 AH/1986.
* Ibn Sa‘d, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Sa‘d al-Baṣrī al-Baghdādī. *Aṭ-Ṭabaqāt al-Kubrā*. Vol. 8. Beirut: Dār Ṣādir, n.d.
* Al-‘Aynī, Badr ad-Dīn Maḥmūd ibn Aḥmad. *‘Umdat al-Qārī*. Vol. 1. Beirut: Dār Iḥyā’ at-Turāth al-‘Arabī, n.d.
* Aṭ-Ṭayālisī, Abū Dāwūd Sulaymān ibn Dāwūd. *Musnad Abī Dāwūd aṭ-Ṭayālisī*. Beirut: Dār al-Ma‘rifa, n.d.
* Aṭ-Ṭabarī, Abū Ja‘far Muḥammad ibn Jarīr ibn Yazīd. *Jāmi‘ al-Bayān ‘an Ta’wīl Āy al-Qur’ān*. Edited by Dr. ‘Abd Allāh ibn ‘Abd al-Muḥsin at-Turkī. Vol. 22. Cairo: Dār Hijr lil-Ṭibā‘a wa an-Nashr wa at-Tawzī‘ wa al-I‘lān, 1422 AH/2001.
* Winn, Craig. *Prophet of Doom: Islam's Terrorist Dogma in Muhammad's Own Words*. Newport News, VA: Crusader Publications, 2004.